مرثیہ

حکیم مولانا شاہ سید علی حسن اشرفی حنفی صاحب قبلہ احسنؔ جائسی مرحوم

(۱)

اے ذہن شریک غم شاہ شہدا ہو
اے کلک سیہ بزم میں مصروفِ بُکا ہو
اے صفحۂ کاغذ سبب جوش عزا ہو
اے ناطقہ 'ہے ہے مرے آقا' کی صدا ہو
سرسبز عقیدہ کا چمن ہوتا ہے اس دم
ذکر غم سلطاں زمن ہوتا ہے اس دم

(۲)

ہر درد کی واللہ دوا ہے غم شبیرؑ
اکسیر پئے ردّ بلا ہے غم شبیرؑ
مشکل کی گھڑی عقدہ کشا ہے غم شبیرؑ
ہنگام مرض عین شفا ہے غم شبیرؑ
ظاہر ہنر نطق و زباں ہو نہیں سکتا
اس غم کے فضائل کا بیاں ہو نہیں سکتا

(۳)

مفتاح مرادات دو عالم ہے تو یہ ہے
آفت میں مصیبت میں جو ہمدم ہے تو یہ ہے
عاشق کے لئے دافع ہر غم ہے تو یہ ہے
زخم جگر خستہ کا مرہم ہے تو یہ ہے
یہ غم دل مومن کے لئے چین ہے واللہ
سرمایۂ آسائشِ دارین ہے واللہ

(۴)

فرزند و عزیز و رفقا، عزت و حشمت
اعدا سے اماں، حفظ مکاں، رزق میں وسعت
آنکھوں کی ضیا، دل کی خوشی، جسم کی صحت
ہر دولت دنیا اسی دولت کی بدولت
پہلے تو ہے بس اشک مصیبت اثر اس کا
پھر عیش و سرورِ ابدی ہے ثمر اس کا

(۵)

عقبیٰ کے مدارج کی نہیں حاجت اثبات
وہ باغ نعیم اور وہ جان بخشی بدات
وہ لطف، وہ گلگشت، وہ حوروں کی ملاقات
وہ گوہر و یاقوت و زبرجد کے مکانات
طوبیٰ ہو کہ سِدرہ اسی اندوہ کا پھل ہے
یہ غم بخدا رحمت خلاق ازل ہے

(۶)

اس امر میں زنہار نہیں فرق سرِ مُو
جس شخص کو ہے الفت پیغمبرؐ دلجو
سرور کی مصیبت کو سنے گا جو وہ خوشخو
بے ساختہ آنکھوں سے نکل آئیں گے آنسو
الفت تو ہو اور دل پہ نہ اک ذرہ قلق ہو
پتھر کا کلیجہ ہو تو یکبارگی شق ہو

(۷)

تھیں مچھلیاں مصروف غم سبط پیمبرؐ
اور کرتے تھے مرغان ہوا ماتم سرور
آغشتہ بخوں ہوکے اڑا ایک کبوتر
عازم سوئے یثرب ہوا با حالت مضطر
پہنچا جو مدینہ میں رسول عربیؐ کے
حاضر ہوا سرکار مقدس میں نبیؐ کے

(۸)

کہنے لگا اے زیب دہِ عالم ایجاد
فریاد ہے، فریاد ہے، فریاد ہے، فریاد
سینہ پہ چڑھا حضرت شبیرؑ کے جلاد
اور چل گیا حلقوم پہ بس خنجر بیداد
حضرت نے جسے گود میں پالا گیا مارا
اور فاطمہؑ کا گیسوؤں والا گیا مارا

(۹)

اے مُنصفو! ذاکر کی گزارش ہے یہ اس آن
کس طرح نہ یہ بندۂ دلخستہ ہو حیران
جن و ملک و خشک و تر و کوہ و بیابان
ہر سنگ و شجر اور ہیں جس قدر کہ حیوان
ان سب میں تو بس گریہ و فریاد و فغاں ہو
اور آنکھ سے انساں کے نہ اک قطرہ رواں ہو

(۱۰)

ہاں اہل عزا! ہے یہ محرم کا مہینہ
ہر سو ہے بپا ماتم سلطان مدینہ
ہر دل ہے عزادار، تو ہر شخص کا سینہ
ہے درہم داغ غم سرور کا خزینہ
جوش الم دلبر محبوبؐ خدا ہے
تا عرش بریں ہائے حُسینا کی صدا ہے

(۱۱)

اب پیش نظر مصحف ناطق کی ہے تفسیر
راکب کے سراپا کو قلم کرتا ہے تحریر
ممکن نہیں ہر چند ثنائے شہ دلگیر
لیکن یہ احادیث پیمبرؐ کی ہے تقریر
جو شخص کہ مداح حسینؑ ابن علیؑ ہے
نام اس کا دو عالم میں سعید ازلی ہے

(۱۲)

کہتے ہیں ملک فاطمہؑ کے ماہ کے صدقے
فرزند جناب اسد اللہ کے صدقے
کیا حسن ہے حُسن شہ ذی جاہ کے صدقے
اس کشور خوبی کے شہنشاہ کے صدقے
دیدار کی قیمت گُہر جاں سے زیادہ
یہ حسن ہے حسنِ مہ کنعاں سے زیادہ

(۱۳)

حقا کہ یہ مضمون شواہد میں ہے مَسطور
ہوتا تھا جہاں رات کو اللہ کا وہ نور
محتاج نہ تھی شمع کی ہرگز شب دیجور
چہرہ کی تجلی سے مکاں ہوتا تھا معمور
جب پرتو عارض کی یہ صورت نظر آئی
راہوں میں نہ مشعل کی ضرورت نظر آئی

(۱۴)

ہے بلبل بستان تولا کی یہ عادت
مطلب میں حدیثوں کے کمی ہو نہ زیادت
کہتے ہیں نبیؐ سرور ارباب سعادت
اس چہرہ اقدس کی زیارت ہے عبادت
طاعت کا سبب دل پہ مرے نقش نگیں ہے
قرآن خدا، چہرہ پاک شہ دیں ہے

(۱۵)

شاخ شجر طور اگر صرف قلم ہو
اور آب زر چشمۂ خورشید بہم ہو
کاغذ کی ضیا وادی ایمن سے نہ کم ہو
کیا دخل کہ وصف رخ پرنور رقم ہو
حقا کہ حسینوں کے سلیماں کا ہے چہرہ
زیبائی میں پیغمبرؐ دوراں کا ہے چہرہ

(۱۶)

معراج کی یہ رات ہے یا کاکل سرور
ہر تار ہے سو حصہ شب قدر سے بہتر
بیجا ہے یہاں تذکرۂ نافہ و عنبر
ادنیٰ وہ ملازم ہے، تو یہ بندۂ احقر
یہ حسن کسی زلف دو تا کو نہیں حاصل
رنگ ایسا کہ کعبہ کی ردا کو نہیں حاصل

(۱۷)

رضوان جناں زلف معنبر کا فدائی
فردوس کے سنبل نے یہ خوشبو نہیں پائی
حقا کہ انہیں زلفوں کے حصہ میں ہے آئی
جان پروری ودلبری و غالیہ سائی
بو جس میں ہے ایمان کی اس کا یہ بیاں ہے
ہر تار پہ گیسو کے فدا رشتۂ جاں ہے

(۱۸)

ابرو پہ فدا خوبیٔ محراب حرم ہے
دیکھو جو مہہ نو کو تو تسلیم میں خم ہے
مشہور عرب میں ہے تو ممدوح عجم ہے
جس قدر کہ خوبی کی ہو تعریف وہ کم ہے
یہ مطلع موزوں ہے عجب شان کا مطلع
ہے حسنِ خداداد کے دیوان کا مطلع

(۱۹)

آنکھیں وہ کہ آہوے حرم جن کا ہے شیدا
مسرور ہے جن سے دل غم دیدۂ زہراؑ
کس طرح نہ ہو اِن سے خجل نرگس شہلا
بیمار ہیں خود اور پئے مردم ہیں مسیحا
صاد ورق دفتر عرفاں ہیں یہ آنکھیں
ہم صورت چشم شہ مرداں ہیں یہ آنکھیں

(۲۰)

غل ہے کہ بِنا گوش کی زیبائی کو دیکھو
اور بینیٔ پرنور کی یکتائی کو دیکھو
رخسار پہ اس تل کی دلآرائی کو دیکھو
اور میم دہن کی طرب افزائی کو دیکھو
اس دُرج کے رتبہ سے عیاں بے بدلی ہے
واللہ جگر پارۂ زہراؑ وَ علیؑ ہے

(۲۱)

امکان سے خارج ہے ثنائے لب و دنداں
وہ پارۂ یاقوت، تو یہ گوہر غلطاں
وہ لعل، یہ الماس، وہ مرجاں، یہ دُر جاں
وہ سرخ، یہ شفاف، وہ خوش رنگ، یہ تاباں
دونوں کے فضائل کو جو دیکھو تو جدا ہیں
وہ مصدر اعجاز، یہ آیات خدا ہیں

(۲۲)

رمز **جعل اللیل لباسا** کا سنو اب
ہے گود میں چہرہ کو لئے ریش مُخضب
وہ روز سعادت تو عبادت کی ہے یہ شب
وہ مقصد والشّمس یہ واللیل کا مطلب
ظلمات یہ، وہ چشمہ ہے بس آب بقا کا
یہ حاشیہ، وہ صفحہ ہے آیات خدا کا

(۲۳)

گردن کی چمک ماہ سے تا مسکن ماہی
اور سینہ اقدس کو کہو نور الٰہی
ہر اک کے لئے حسن کے اقلیم کی شاہی
موجود ہے دونوں کے تقدس پہ گواہی
چوما اُسے خوش ہو کے رسولؐ دو سرا نے
اور مخزن اسرار کیا اس کو خدا نے

(۲۴)

وہ پشت مبارک، وہ شکم اور وہ پہلو
وہ شانۂ سیمیں، تو وہ الماس کے بازو
وہ ساعد پُر نور، تو وہ پنجۂ دلجو
وہ حسن کف دست صفت جس کی ہے ہر سو
زہرا کے گُل اندام کا جو عضو بدن ہے
وہ حسنِ دل افروز میں یکتائے زمن ہے

(۲۵)

وہ خوبیٔ اعضا تو وہ رعنائی قامت
وہ رونق دستار وہ انوار امامت
کہتی ہے قبا ہے یہ مہہ اوج کرامت
گل پیرہن حضرت خاتون قیامت
ہر دم یہ سخن ہے لب ہر شیخ و صبی پر
کیا زیب ہے پٹکے کی عبائے عربی پر

(۲۶)

ہے زیب دہِ فرق مبارک وہی مغفر
رہتا تھا جو اللہ کے محبوب کے سر پر
حیراں ہوں کہ ہے یہ زرہ حضرت جعفر
یا جلوہ نما ہے چمن قدرت داور
تیغِ کمر شیر خدا زیبِ کمر ہے
اور دوش صفاکوش پہ حمزہ کی سپر ہے

(۲۷)

اب لکھتا ہے راوی یہ بصد دیدۂ پر نم
جس دم تہ خنجر تھا گلوئے شہ اکرم
فضہ تھی کھڑی خیمہ کے دروازہ پہ اُس دم
مقتل کی طرف اس نے نظر کی جو بصد غم
سینہ پہ تو زانوئے شقی ازلی تھا
اور تیغ تلے حلق حسینؑ ابن علیؑ تھا

(۲۸)

چلاتی ہے سرپیٹ کے وہ غم کی ستائی
جلاد کے بس میں ہیں شہ کرب و بلائی
کٹتا ہے گلا شہ کا محمدؐ کی دُہائی
مقتل میں ہے لٹتی مری بی بی کی کمائی
دنیا میں چراغ سحری سرور کل ہے
اک آن میں شمع لحدِ فاطمہ گل ہے

(۲۹)

فریاد و فغاں کرتی رہی زینبؑ ناچار
اور ظلم سے باز آیا نہ ہرگز وہ جفاکار
اے مومنو! سر پیٹو بصد دیدۂ خونبار
سامان ہوا حشر کا مقتل میں نمودار
خنجر سے وہ حلقوم جدا ہوگیا ہے ہے
بے سر پسر شیر خدا ہو گیا ہے ہے

(۳۰)

خاموش ہو احسنؔ کہ قیامت کا ہے یہ بین
معبود سے کر عرض کہ اے خالق کونین
از بہر جگر گوشۂ پیغمبرؐ دارین
دنیا میں جو راحت ہو تو عقبیٰ میں ملے چین
جو حق تولّا ہے وہ ہر سال ادا ہو
توفیق عزادارئ شاہ شہدا ہو

(رقم زدہ ۱۵؍ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ سید مبارک حسین غفرلہ بقلمہ)